بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الوارث الکریم الدائم الحی القیوم

؎ مرا ایمان حب وارثی ہے
مرا کعبہ ہے ہمدم کوئے وارث

دیوہ کا چاند

از قلم

راشد عزیز وارثی

یکے از مطبوعات

مکتبۂ وارثیہ سنگھوئی، جہلم (پاکستان)

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب: دیوہ کا چاند

مؤلف: راشد عزیز وارثی

موضوع: تعارف سلسلہ وارثیہ
مستحب و مستند طریقہ ختم شریف

کمپوزنگ: زائر مدینہ ساجد علی ساجی، راشد علی بوچی

ٹائیٹل: ایاز شہباز۔ انجمی پرنٹنگ پریس جہلم

صفحات: ۵۶

تعداد: ۱۱۰۰

سن طباعت: ستمبر ۲۰۱۱ء (ساتواں ایڈیشن)

ہدیہ: دعائے امن وسلامتی برائے اُمتِ مسلمہ

اشاعت باہتمام: مکتبہ وارثیہ سنگھوئی، جہلم

رابطہ برائے حصولِ کتاب

۱۔ حاجی وارث علی شاہؒ مسولیم ٹرسٹ دیوہ شریف (انڈیا)

۲۔ آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف (پاکستان)

۳۔ وارثی کتب خانہ بورے والا۔ ضلع وہاڑی (پاکستان)

۴۔ مکتبہ وارثیہ سنگھوئی، جہلم (پاکستان)

فہرست

۱۔انتساب	۴
۲۔دیوہ کا چاند	۵
۳۔ارشادات سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز	۱۰
۴۔آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف	۱۳
۵۔ایصال ثواب کی شرعی حیثیت	۲۰
۶۔ترتیب ختم شریف	۲۳
۷۔شجرہ جات سلسلہ وارثیہ	۲۷
۸۔سلام	۳۴
۹۔منفرد قطعات	۴۳
۱۰۔دعا و ترتیب دعا	۴۴
۱۱۔ختم اصحاب کہفؓ	۴۸
۱۲۔ختم خواجگانؒ	۴۹
۱۳۔ختم غوثیہ قادریہؒ	۵۲
۱۴۔وظائف	۵۳
۱۵۔حضورﷺ کی دس منفرد خصوصیات	۵۴
۱۶۔خصوصی گزارش	۵۵

شرفِ انتساب

یہ نذرانۂ عقیدت ومحبت اپنے مرشدِ کریم

سرکار حضور عالم پناہ سیدنا **حاجی وارث علی** شاہ قدس سرہ العزیز

کی بارگاہِ اقدس میں بصد عجز ونیاز پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

کیونکہ

دی جگہ در پہ شاہِ وارث نے
ورنہ اوگھٹ کہاں ٹھکانہ تھا

اور

نسبتِ وارثِ کونین کے قرباں عنبر
اسی نسبت سے ہوا صاحبِ ایمان ہوں میں

محتاجِ نگاہ

خاکِ درِ حبیب ﷺ

راشد عزیز وارثی

نوٹ: جو صاحبان یہ کتاب برائے ایصالِ ثواب تقسیم کرنے کے لئے پرنٹ کرانا چاہیں وہ یہاں اپنا نام لکھوا سکتے ہیں۔ براہِ مہربانی کتاب میں بلا اجازت کوئی ترمیم واضافہ نہ کریں۔

دیوہ کا چاند

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں مومنین سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ’’اے اہل ایمان اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے‘‘۔ (سورۃ آل عمران۔102) اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا کہ ’’اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور راستبازوں کے ساتھی بن جاؤ‘‘۔(سورۃ التوبہ۔119) مزید ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ ’’بے شک اللہ عزوجل اہلِ تقویٰ اور اہلِ احسان کے ساتھ ہے‘‘۔(سورۃ النحل۔128)

یہ اہلِ تقویٰ، اہل احسان، اور سچے لوگ کون ہیں کہ اللہ کریم جن کا ساتھی ومدد گار ہے اور جن کے متعلق اہلِ ایمان وایقان کو حکم دیا کہ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو تم بھی ان کی ہمراہی اختیار کرو۔ یہ اعلیٰ اور مقدس ہستیاں انبیاء ورسل، صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظامؒ ہیں۔ ان کا تقویٰ واحسان اور صداقت مثالی حیثیت کا حامل ہے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا و رسولؐ کی رضا کی خاطر وقف کردی ہوتی ہیں۔ وہ ہر لمحہ ذاتِ باری تعالیٰ کو اپنے ہر قول وفعل پر ناظر وشاہد تصور کرتے ہوئے زندگی کے شب وروز بسر کرتے ہیں۔ وہ حسن عمل سے خار زارزیست سے یوں دامن بچاتے ہوئے گذر جاتے ہیں کہ ان کی پاکیزہ زندگی سچے موتی کی طرح بے داغ، شفاف اور مثالی بن جاتی ہے۔ وہ اپنے ہر قول وفعل سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے داعی بن کر تمام اہلِ عالم کے لئے پیغام رحمت وراحت بن جاتے ہیں۔ یہ مقدس ومطہر ہستیاں چراغ سے چراغ روشن کرتی ہوئی انسان کو اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لے جاتی ہیں اور نسلِ انسانی کے سینہ کو چراغِ مصطفویؐ کے نور سے روشن ورخشاں

کر دیتی ہیں۔

انہی مقدس ہستیوں میں سے ایک سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ ہیں کہ جنہوں نے سب کچھ خدا اور رسولؐ کی خاطر قربان کر دیا اور فقر و درویشی کی راہ اختیار فرمائی۔ آپ 1823ء میں بارہ بنکی (یوپی۔ بھارت) کے قصبہ دیوہ شریف میں ایک حسنی حسینی کاظمی نیشاپوری سید قربان علی شاہؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ نام نامی اسم گرامی وارث علی رکھا گیا لیکن پیار سے سب مٹھن میاں کہتے تھے۔ پیدائش کے کچھ ہی عرصہ بعد سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ کے والدین یکے بعد دیگرے انتقال فرما گئے۔ کچھ عرصہ دادی صاحبہ نے کفالت فرمائی۔ اس دوران آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ فرمایا۔ دادی جان کی وفات کے بعد آپ کے بہنوئی سیدنا خادم علی شاہؒ آپ کو اپنے ساتھ لکھنو لے آئے۔ جہاں آپ نے شہرہ آفاق دینی درسگاہ فرنگی محل میں مروجہ اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ سیدنا خادم علی شاہؒ اپنے وقت کے کاملین میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ کے کیف و مستی بھرے صوفیانہ و درویشانہ رجحانات کو دیکھتے ہوئے آپ کو سلاسل چشتیہ اور قادریہ میں بیعت فرمایا اور خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حاجی وارث علی شاہؒ ابھی چودہ سال کے بھی نہ ہوئے تھے کہ سیدنا خادم علی شاہؒ وفات پا گئے۔ آپ کے وصال کے بعد دستارِ خلافت کم سن سیدنا وارث علی شاہؒ کے سرِ اقدس پر رکھی گئی۔ جس روز سیدنا حافظ حاجی وارث علی شاہؒ کی دستار بندی کی گئی دراصل اسی روز آپ نے روئے زمین پر طریقت و روحانیت کے میدان میں ایک نئے سلسلہ کی بنیاد رکھ دی۔ اس عظیم الشان سلسلہ کا نام سلسلہ کے بانی سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ کی نسبت سے سلسلہ وارثیہ مشہور ہوا۔ آپ نے پہلے ہی روز سلاسل قادریہ و چشتیہ میں باقاعدہ بیعت و خلافت رکھنے کے باوجود اپنے منفرد اقوال و افعال سے اس نئے

سلسلہ کی اصل واضح کردی کہ جس کی اساس رسوم و رواج کی بجائے عشق و محبت کے جذبات پر رکھی گئی تھی۔ دستار بندی کے روز آپ کے بچپن کے ایک دوست نے کباب کھانے کی فرمائش کی تو آپ اسے کبابچی کے پاس لے گئے اور کباب دلوا دیے۔ کبابچی نے پیسے طلب کیے تو وہ چند لمحے پہلے پہنائی جانے والی قیمتی خوبصورت دستار خلافت اتار کر اسے دے دی اور گھر واپس چلے آئے۔ احباب اور اقارب نے دستار کا پوچھا تو واقعہ بیان کرتے ہوئے بڑی بے نیازی سے فرمایا یہ پگڑی وگڑی سب جھگڑا ہے ہم نہیں جانتے۔ گویا اپنے سلسلہ تصوف کے طریقہ کار کو رسوم و رواج سے پاک اور صاف کرنے کے لئے روز اول ہی خلافت و جانشینی کی بیخ کنی فرما دی۔ آئندہ اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں آپ نے جسے روحانیت و طریقت کے قابل سمجھا اسے احرام سے نواز کر دعوت و تبلیغ اور خدمتِ خلق کے لئے فقیر بنا کر رخصت فرما دیا۔ کسی کو اپنا خلیفہ یا جانشین نہیں بنایا بلکہ آپ نے اپنی زندگی کی واحد تحریر جو 27 نومبر 1889ء کو قاضی بخشش علی سے لکھوا کر جسٹس سید شرف الدین وارثی آف پٹنہ بہار کے سپرد فرمائی اور اس کی ایک نقل قدیم حلقہ بگوش منشی نادر حسین نگرامی کو مرحمت فرمائی۔ قاضی صاحب سے ارشاد فرمایا کہ لکھو "ہماری منزل عشق ہے جو کوئی دعویٰ جانشینی کا کرے وہ باطل ہے ہمارے یہاں کوئی ہو چمار یا خاکروب جو ہم سے محبت کرے وہ ہمارا ہے"۔ آپ اکثر فرماتے کہ "معرفت کسی چیز نہیں ہے وہبی ہے۔ جس کو خداوند کریم اپنی معرفت بخشے۔ یہ کسی کا اجارہ نہیں"۔

تقریباً پندرہ سال کی عمر میں بصد ذوق وشوق آپ حج بیت اللہ شریف کے لئے تنہا ہی پا پیادہ کفن بر دوش دیوا شریف سے نکل کھڑے ہوئے۔ لکھنو میں سیدنا حاجی خادم علی شاہؒ کے مزار مبارک پر حاضری سے سفر کا آغاز کیا پھر اجمیر شریف پہنچے درگاہ شریف کے

اندر جانے لگے تو مجاور نے جوتے باہر اتارنے کا کہا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر جوتا اتنی ہی بری چیز ہے تو تم ہمیں پھر کبھی پہنے ہوئے نہ دیکھو گے۔ چنانچہ آپ نے واقعی پھر تا حیات کبھی جوتے نہ پہنے۔ پھر متعدد علاقوں کی سیر وسیاحت فرماتے ہوئے اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیتے ہوئے اور مختلف مقامات پر قیام فرماتے ہوئے بمبئی پہنچے۔ وہاں سے بذریعہ بحری جہاز جدہ پہنچے۔ آپ نے کل سترہ حج ادا فرمائے جن میں اکثر حج پیدل ادا فرمائے اس دوران آپ مسلسل سیر وسیاحت فرماتے رہے۔ برصغیر پاک وہند کے علاوہ آپ کی حجازِ مقدس، عراق، شام، عدن، یمن، فلسطین، لبنان، مصر، افریقہ، ایران، افغانستان، ترکی، اٹلی، جرمنی، فرانس، سری لنکا، اور روس وغیرہ کی سیاحت کے دوران پیش آنے والے بے شمار حالات وواقعات اور تعلیمات وکرامات آپ کے تذکروں میں درج ہیں۔

سلطانِ ترکی سلطان عبد المجید، جرمن پرنس بسمارک، پرنس سرویا، ایس پی جانسن، نظام حیدر آباد دکن، سرکشن پرشاد شاد سے لے کر گورنر جنرل غلام محمد اور جسٹس سید شرف الدین تک بے شمار والیانِ ریاست، نواب، وزراء اور افسرانِ بالا آپ کے مریدین میں شامل تھے۔ لیکن آپ کے ہاں مساوات کا ایسا نظام تھا کہ کسی امیر کو غریب پر کوئی برتری حاصل نہ تھی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے "جو شخص بادۂ عشق میں سرشار اور دامِ محبت میں گرفتار ہو گیا خواہ وہ کوئی ہو ہمارا وہ ہم سے ہے"۔

حج بیت اللہ کے بعد آپ نے نجف اشرف اور پھر کربلائے معلی حاضری دی۔ کربلا کی حاضری کا آپ پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ آپ ساری زندگی ننگے سر اور ننگے پاؤں فقط احرام کی دو چادروں میں ملبوس رہے اور تا حیات روزہ دار رہے اس کے بعد جب آپ بغداد شریف میں حضور غوث الثقلینؓ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو سجادہ نشین سید

مصطفےٰ شاہ الجیلانیؒ نے حضور غوث جیلانؒ کے حکم پر آپ کو دو زرد رنگ کی چادریں بطور لباس پہننے کے لئے دیں۔ وہاں سے آپ کو یہ رنگ ایسا ملا کہ پھر آپ نے تا حیات یہی دو چادریں بہ رنگِ زرد بشکلِ احرام زیب تن فرمائیں اور وقتِ آخر انہیں میں آپ کی تدفین بھی ہوئی۔ آپ اپنے فقراء کو بھی یہی زرد احرام عطا فرماتے۔ جس کو یہ احرام ایک دفعہ بندھوا دیا گیا پھر وہ اسے تا دمِ آخر اتار نہیں سکتا۔ حتیٰ کہ ایامِ حج میں طواف بیت اللہ کے وقت بھی اس کی یہ انفرادیت قائم رہے گی اور اس کا لباس یہی زرد احرام ہی رہے گا۔ بلکہ بعد از وفات اسے اسی زرد احرام میں ہی کفن دے کر دفن کر دیا جائے گا۔ اور روزِ محشر اسی لباس میں اٹھایا جائے گا۔

دراصل اپنے آپ کی نفی اور اپنے آپ کو مٹا کر خاک کر دینا ہی فقر ہے اور خاک کا رنگ زردی مائل ہے اور پھر زرد رنگ کو سرچشمہ ولایت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شانِ بوترابی سے گہری نسبت ہے۔ علاوہ ازیں عشاق کی پہچان زرد رنگ ہے۔ جبکہ سلسلہ وارثیہ کی تو بنیاد ہی عشق و محبت پر رکھی گئی ہے۔ سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ ہر آنے والے کو بس ایک ہی درس دیتے کہ "محبت کرو محبت۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اگر محبت کامل ہے تو ایمان بھی کامل ہے۔ اور اگر محبت ناقص ہے تو ایمان بھی ناقص ہے"۔

جب سرسید احمد خاں نے مسلمانوں میں انگریزی تعلیم کے حصول کی تحریک چلائی تو آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور مسلمانوں کی اکثریت آپ کے خلاف ہوگئی۔ چنانچہ سرسید سخت پریشان ہو گئے۔ اس دوران اچانک حاجی وارث علی شاہ علی گڑھ تشریف لائے۔ سرسید نے قبلہ حاجی صاحب سے تنہائی میں ملنے کی اجازت چاہی جو منظور فرمائی گئی۔

سرسید رات کے آخری پہر آئے اور سلام عرض کرنے کے بعد چپکے سے سرکار کے قدموں میں جا بیٹھے اور زاروقطار روتے ہوئے عرض کیا کہ ”**لوگ مجھے کافر کہتے ہیں**“۔ حاجی صاحب نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ”غلط کہتے ہیں۔ سید کبھی کافر نہیں ہوتا“۔ سرسید نے اپنا مقصد و مدعا اور بالتفصیل تمام حالات بیان کئے جس پر حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے انگریزی تعلیم سے اختلاف نہیں مگر محبت، اخلاص اور طلب روحانیت شرط ہے“۔

بمبئی کے مشہور آتش پرست ڈاکٹر دوسا بھائی اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ قبلہ حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دونوں کو کلمہ و استغفار پڑھا کر مسلمان کیا اور یہ تعلیم دی کہ ”آتش پرستی کر چکے۔ اب تمام عمر محبت کی آگ کا سامنا ہے جو غیر اللہ کے تعلق کو جلا دیتی ہے۔ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ دل ہر وقت یادِ محبوب میں مشغول رہے اور ہاتھ سے دنیا کا کام انجام دیتے رہو اور اس کی تصدیق ہو کہ اللہ ہر ایک تشبیہ و تمثیل سے مبرا، واحد اور قدیم ہے۔ جاؤ اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچاؤ“۔

1905ء میں یہ آفتاب ولایت دیوا شریف (بھارت) میں غروب ہوا۔ جہاں آپ کا مزار پُرانوار آج بھی مرجعِ خلائق ہے۔

ے حاجی وارث پیا بیکنٹھ گیوں سکھی سونی بھئی دیوہ نگری
تھا روز جمعہ ماہ پہلی صفر سن تیرہ سو تئیس ہجری

ارشادات سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز

☆ ہمارا مشرب عشق ہے۔ ہماری منزل عشق ہے۔ ہمارا مسلک عشق ہے اور ہمیں عشق سے ہی سروکار ہے۔ عاشق ہر چیز میں معشوق کا جلوہ دیکھتا ہے۔

☆ محبت کرو محبت۔ محبت ہے تو سب کچھ ہے۔ محبت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

☆اہل حق کا مذہب ہے کہ باعتبار اخبار و آثار اصحابؓ رسولِ کریمؐ کی محبت لازم ہے اور اہلِ بیت اطہارؓ کی محبت نصِ قطعی سے فرض ہے۔

☆ ہر شخص پر شریعت کی پابندی اور اتباعِ سنت فرض ہے۔

☆جو نماز نہیں پڑھتا وہ ہمارے حلقہ بیعت سے خارج ہے۔

☆نماز/روزہ روح کی غذا ہے۔

☆بڑا بخیل ہے وہ جو زکوۃ نہیں دیتا۔ زکوۃ کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔

☆شمارِ انفاس اہل تصوف کے نزدیک سب سے افضل ہے۔

☆ جو اہتمام کے ساتھ سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اسکی جسمانی تکلیف دفع ہو جاتی ہے۔

☆نمازِ عشاء کے بعد تسبیح فاطمہؓ پڑھا کرو باایمان مرو گے۔

☆کسی کے مذہب کو بُرا نہ کہو کیونکہ اس کے ملنے کے کئی راستے ہیں۔

☆خدا کو عجز پسند ہے۔

☆دنیا میں انسان زر، زن، زمین کی وجہ سے جھگڑے میں پڑتا ہے جب ان تینوں کا تعلق دل سے نکل جائے تو پھر اس کا نام قلب مطمئنہ ہے۔

☆عمداً کسی کی حق تلفی کرنا وہ گناہ ہے جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتا۔

☆مرد وہ ہے جو اپنی کمائی دوسروں پر خرچ کرے اور نامرد وہ ہے جو دوسروں کے مال سے فائدہ اٹھائے۔ مرد وہ ہے جو شیر کی طرح اپنا کیا ہوا شکار کھاتا ہے۔ دوسرے درندوں کے شکار کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔

☆جو حسد سے الگ ہو وہی ناجی ہے جو حسد میں مبتلا ہو وہ بہتر (۷۲ فرقوں) میں سے ہے۔

☆ ہاتھ پکڑنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک دل نہ پکڑے۔

☆مرید ہونا چاہئے ،مرید ہوتو خاک کے ڈھیر سے بھی حاصل کرسکتا ہے۔

☆ہم سے جو بیعت ہوتا ہے ہم اسے اپنا سا بنا لیتے ہیں۔پھر اس کا فعل ہے اور اس کی قسمت ہے جو صورت چاہے اختیار کرے۔

☆مرید اس طرح پیر سے ملے جیسے قطرہ دریا سے ملتا ہے۔اور جب تک نہیں ملتا قطرہ ہوتا ہے۔جب مل جاتا ہے تو دریا ہوتا ہے۔

☆پیر کی ذات میں فنافی الرسولؐ اور فنافی اللہ کا مرتبہ بھی مل جاتا ہے۔

☆مرید مثل بیمار کے اور پیر بمنزلہ طبیب کے ہوتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جو بیمار طبیب کی ہدایات پر عمل کرتا ہے اس کو جلد شفا ہو جاتی ہے۔

☆کسی کی عداوت کو دل میں جگہ نہ دو جس دل کو محبت سے سروکار ہے اس میں عداوت کی گنجائش نہیں۔

☆بغض نفاق کی جڑ ہے اور نفاق سے ایمان خراب ہوتا ہے دو بھائیوں میں عداوت ہونا اس کی دلیل ہے کہ ان کی باپ سے محبت نہیں ،جاؤ عداوت سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

☆خلق خدا کی خدمت ایمان کی نشانی ہے۔خدا اس کو دوست رکھتا ہے جو مخلوقِ خدا کی بےغرض خدمت کرتا ہے۔

☆اچھا تم کو یہ شوق ہے کہ خدا تم سے خوش ہو تو جیسی خدا نے تمہارے ساتھ نیکی کی ایسی ہی تم بھی مخلوقِ خدا کے ساتھ احسان اور نیکی کرو۔

☆مخلوقِ خدا سے ہمدردی اور اچھا سلوک کرنا صرف اس خیال سے کہ خدا کے بندے ہیں اور اس کی صنعت کی یادگار ہیں۔اس عمل سے تم کو خدا کی محبت نصیب ہو گی اور یہی تصوف کی اصل ہے۔

آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف

اللہ والوں کا کام خوشبوئیں پھیلانا ہوتا ہے۔ وہ جہاں بھی جلوہ افروز ہوں پورے ماحول کو معطر کردیتے ہیں اور جدھر سے بھی گذریں راستوں کو مہکاتے چلے جاتے ہیں۔ مخدوم داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور میں، حضور سیدی و آقائی غوثِ جیلانؒ بغداد میں، خواجہ خواجگان معین الہند عطائے رسول غریب نوازؒ اجمیر میں، بابا فرید الدین گنج شکرؒ پاکپتن میں، شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ سہروردی میں، شہنشاہِ نقشبند خواجہ بہاؤ الدینؒ بخارا میں، شاہکارِ فاروقی مجدد الف ثانیؒ سرہند میں اور سیدنا مرشدنا حاجی وارث علی شاہؒ دیوہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے تو پورے عالم کو معطر و منور فرمادیا۔

واصفؔ جن سے محبت ہو کو خدا

وہ کیسے حسن ہر عالم نہ ہوں گے

سیدنا حاجی وارث علی شاہ کا جب دورانِ سیاحت شمالی پنجاب کے ضلع جہلم کے قدیم قصبہ سنگھوئی سے گذر ہوا تو یہاں بھی خوشبو کا پودا لگا گئے۔ سنگھوئی میں اپنے وقت کے ولی کامل حافظ قاضی رکن عالم چشتی سیالویؒ (خلیفہ خاص شمس العارفین حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ) کو شرف میزبانی بخشا اور دورانِ ملاقات ارشاد فرمایا کہ ”حافظ جی آپ کے ہاں ہمارا حصہ ہے جو ہم وقت آنے پر لے لیں گے“۔ چنانچہ وہ حصہ حافظ صاحب کے پوتے حاجی و حافظ اکمل شاہ وارثیؒ کی صورت میں آپ نے وصول کرلیا۔ حافظ اکمل شاہ وارثیؒ کا خاندانی اسم گرامی قاضی خورشید عالم تھا۔ آپ درویش منش مغل شہزادہ دارا شکوہ کی اولاد میں سے ہیں آپ کے جدِ امجد حافظ قاضی محمد حسن کا تعلق خطہ پوٹھوہار سے تھا۔ سکھ دور

میں ان کی تعیناتی علاقہ سنگھوئی میں بطور قاضی القضاۃ ہوئی اور آپ نے سنگھوئی میں ہی مستقل سکونت اختیار فرمالی۔ آپ کی نسبت سے آج تک آپ کے خاندان کے ہر فرد کے نام کے ساتھ قاضی کا سابقہ یا لاحقہ استعمال ہوتا ہے۔

حافظ اکمل شاہ وارثیؒ نے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد برٹش انڈین آرمی میں بطور خطیب ملازمت اختیار کرلی۔ اسی دوران ایک روز اچانک دہلی میں آپ کی ملاقات سلطانِ زمانہ شہنشاہِ ولایت وارث ارث علی سیدنا ومرشدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز سے ہوگئی جنہیں دنیائے تصوف وطریقت حاجی صاحب دیوہ والے کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے جانتی پہچانتی ہے۔ حاجی صاحبؒ نے آپ کو اپنے عظیم اور منفرد اویسی نسبت کے حامل سلسلہ وارثیہ قادریہ چشتیہ میں بیعت فرمالیا اور پنجابی حافظ کے لقب سے نوازا۔ مرشدِ کریم کی نگاہِ کرم نے معدنِ کرم لٹا دیئے اور حافظ صاحب کا سینہ نورِ ولایت سے بھر گیا۔

کیوں نہ متوالا ہو بیدمؔ تیرا اے پیرِ مغاں
مستیٔ بادہ ہے، کیفِ مئے عرفاں بھی ہے!

وارثِؒ ارث علی کے دستِ کرم سے ایسا جامِ عرفاں پیا کہ قلب کی کایا پلٹ گئی اور حافظ صاحب کی طبیعت ملازمت سے اُچاٹ ہوگئی۔ مرشدِ کریم کے حکم پر فرنگی غلامی کو چھوڑا اور والدین کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ لیکن طبیعت کو کسی پل چین نہ آتا تھا۔ مرشدِ کریم کے حکم پر کافی عرصہ سیاحت فرمائی۔ سرکار وارثؒ پاک نے وصال سے کچھ عرصہ قبل میاں اوگھٹ شاہ وارثیؒ اور بیرسٹر سید محی الدین کو آپ کے لئے وصیت تحریر کروائی کہ میرا آخری احرام پنجابی حافظ کو دینا اور اکمل شاہ نام رکھنا چنانچہ اوگھٹ شاہ وارثیؒ نے سرکار وارثِ پاک کے قل کے موقع پر وہ احرام حافظ صاحب کو پہنایا۔ حافظ صاحب کچھ عرصہ دیوہ شریف

گذارتے ۔زیادہ تر سیاحت میں رہتے ۔اس دوران مذالہ ریاست کپورتھلہ اور کھائی کوٹلی ضلع جہلم میں کافی قیام رہا۔وصال سے چندروز قبل آپ اپنے مخلص دوست میاں محمد زمان وارثیؒ اور حافظ عبدالکریم نوشاہیؒ کی دعوت پر چنگا بنگیال (تحصیل گوجر خان ،ضلع راولپنڈی ،پنجاب ،پاکستان)تشریف لے گئے ۔وہاں دوران قیام آپ کی طبیعت کافی خراب ہوگئی مورخہ 8مارچ 1948ء بمطابق 8جمادی الاول 1368ھ بعمر 76 سال آپ واصل بحق ہوئے ۔آپ کے مرشد برحق سرکار وارثِ پاک ؒکے ارشاد کے مطابق کہ ''فقیر جہاں مرتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے''۔آپ کو اسی گاؤں کے قدیم قبرستان میں دفن کیا گیا یوں آپ کے وجودِ اطہر کے فیوضات وبرکات نے چنگا بنگیال کی سنگلاخ زمین کو چھپر شریف کی سرسبز وشاداب دھرتی میں بدل دیا۔

اسی پر بس نہیں سرکار وارثِ پاکؒ نے آپ کے خانوادہ سے ایک اور پھول سعید عصر حضرت الحاج فقیر عزت شاہؒ وارثی کی صورت میں چن لیا کہ جنہوں نے چھپر شریف کی سرزمین کو گلستان بنادیا اور اس گلستان کو ایسی خوشبو سے معطر فرمایا کہ جس نے ایک دفعہ پھر پورے عالم کو مہکا دیا۔آپ کا خاندانی اسم گرامی قاضی عزیز احمد تھا۔آپ حافظ اکمل شاہ وارثی کے چھوٹے بھائی حکیم صوبیدار قاضی محمد یوسف قادری سروریؒ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں ۔آپ نے خواجہ خواجگان حضور معین الہندؒ اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے در اقدس سے روحانی فیض پایا اور دیوہ شریف میں میاں اوگھٹ شاہؒ وارثی کے ذریعہ داخلِ سلسلہ وارثیہ ہوئے ۔دنیاوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی۔ اسی دوران 1956ء میں میاں حیرت شاہ وارثیؒ نے چھپر شریف میں 8مارچ سالانہ عرس کے موقع پر آپ کو نصف احرام دیا اور عزت شاہ نام رکھا۔نیز سلسلہ وارثیہ کے روحانی نظام کو

چلانے کے لئے چھپر شریف میں مستقل قیام کرنے کا حکم فرمایا۔ 1959ء میں کاتک کے میلہ پر دیوہ شریف میں پنڈت الف شاہ وارثیؒ نے آپ کا احرام مکمل فرمایا۔ پنڈت الف شاہؒ وارثی اکثر فرماتے کہ ''چھپر شریف کے متعلق سرکار وارثِ پاک کا ارشاد ہے کہ ہم نے پاکستان میں ایک اور دیوہ شریف بنا دیا ہے''۔

سرکار وارثِ پاکؒ کے اس ارشاد کو حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ نے بڑے ہی احسن انداز سے عملی جامہ پہنایا۔ ایک طرف آپ آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف کی وسیع اور خوبصورت تعمیر فرماتے رہے اور دوسری طرف ساتھ ہی ساتھ اپنے پاس آنے والوں کی تربیت کا بھی اہتمام فرماتے رہے۔ یوں چھپر شریف کو پاکستان میں سلسلہ وارثیہ کا ایک عظیم الشان مرکز بنادیا۔ اس مرکز کی خوشبو کو عام کرنے کے لئے اور اس کے فیض کو دوام بخشنے کے لئے آپ ہمیشہ اپنے معتقدین اور متوسلین کو ہدایت فرماتے کہ مجھے آپ کی نذر نیاز کی ضرورت نہیں بلکہ آپ اپنے اردگرد کا جائزہ لیا کریں وہاں غریب، یتیم، مسکین اور مستحقین تک یہ رقوم اور ہدایا پہنچایا کریں نیز اپنے اپنے حلقوں میں نیکی اور فلاح کا شعور بیدار کریں اور ایسے ادارے بنائیں کہ جہاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام ہو اور جو ہر قسم کے اصلاحی اور فلاحی کام سرانجام دیں۔ چنانچہ یہ فیضان عام ہوا اور آپ کی زیرِ سرپرستی ملک بھر میں درجنوں مساجد، درسگاہیں، لائبریریاں، ووکیشنل سنٹر، ہسپتال اور فلاحی مراکز قائم ہوئے۔ جو بحمد اللہ بحسن و خوبی دن رات کام کر رہے ہیں۔ سلسلہ وارثیہ کے منفرد پہلوؤں میں سے ایک سجادہ نشینی اور خلافت کا امتناع ہے سلسلہ وارثیہ کے بانی سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز نے اپنے سلسلہ عالیہ میں ہمیشہ کے لئے خلافت و جانشینی کی ممانعت فرمادی تھی...... لیکن چونکہ آستانہ عالیہ کا انتظام

چاہا مقصود تھا لہٰذا سرکار وارثِ پاکؒ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد ٹرسٹ مقبرہ حاجی وارث علی شاہؒ دیوہ شریف (رجسٹرڈ) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سلسلہ وارثیہ کے عظیم مرکز کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے عکس جمالِ وارثِ عالم نوازؒ حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ نے پاکستان کے دیوہ شریف چھپر شریف میں بھی ایک ایسا ہی ٹرسٹ بنا کر رجسٹرڈ کرا دیا اور آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف کا تمام انتظام وانصرام اپنی زندگی میں ہی ٹرسٹ کے سپرد فرما دیا۔ 8-7 ستمبر 2004ء کی درمیانی شب بوقتِ سحر آپ شاہدِ حقیقی سے جا ملے۔

راشدؔ وصالِ یار کی کیفیتیں نہ پوچھ
ہر ایک سدِّ راہ ہٹاتے چلے گئے

آستانہ عالیہ پر ویسے تو آئے روز ختم شریف اور محافل ومجالس کا اہتمام ہوتا رہتا ہے جن میں جمعرات، میلاد شریف اور گیارھویں شریف کے پروگرام نیز یکم صفر سرکار وارثِ پاک کا عرس اور 7،8،9 ستمبر فقیر عزت شاہ وارثیؒ کی یاد میں تقریبات شامل ہیں لیکن سالانہ عرس مبارک کی تقریبات جو حضرت حافظ اکمل شاہ وارثیؒ کے یومِ وصال کی نسبت سے ہر سال 7،8،9 مارچ کو منعقد ہوتی ہیں خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ جس میں اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے بے شمار زائرین عشقِ حقیقی کی خوشبو اور معرفت کے نور سے اپنے سینوں کو معطر ومنور کرتے ہیں۔

ساغر کی آرزو ہے نہ پیمانہ چاہیے
بس اک نگاہِ مرشدِ مے خانہ چاہیے
بیدمؔ نمازِ عشق یہی ہے خدا گواہ
ہر دم تصورِ رخِ جانانہ چاہیے

اللہ کریم اپنے حبیب پاک سید دو عالم ﷺ کے صدقے ہم سب کو حقیقی روحانی اقدار کو سمجھنے اور زندہ رکھنے کی اوران روحانی مراکز کے فیضان کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ۔

علی وارث نبی وارث ہوا اُس کا خدا وارث
کسی بندے کے منہ سے جب کبھی نکلا کہ یا وارث

خلاصۂ حیات سالارِ قافلۂ سوز و گداز

(حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ)

نہ مٹ سکے گی میری داستاں زمانے سے
بنے ہیں سینکڑوں قصے میرے فسانے سے
کھلا یہ رازِ نہاں اُن کے روٹھ جانے سے
کہ موت آتی ہے اکثر اسی بہانے سے
گواہ ہیں درِ زنداں پہ اُن کی تصویریں
اسیر مر کے جو نکلے ہیں قید خانے سے

منقبت بحضور فقیر حافظ اکمل شاہ وارثیؒ (از: مجّی براس)

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے ادائے اکملؒ
ہے زباں شام و سحر وقفِ ثنائے اکملؒ

چومتی ہے نگہہ شوق ردائے رنگیں
لوٹتا ہے دل مضطر ہر پائے اکملؒ

رو کشِ وادیٔ ایمن ہے زمینِ چھپر
ذرے ذرے میں جھلکتی ہے ضیائے اکملؒ

جس پہ کی چشمِ کرم بھر دیا اس کا دامن
مرضیٔ حق ہے حقیقت میں رضائے اکملؒ

گردشِ دہر کی شدت سے نہ گھبرا اے دل!
کہ برے وقت کی ساتھی ہے دعائے اکملؒ

چادرِ پاک کی کیا شان ہے اللہ اللہ
دیکھنا! آئینۂ فقر و غنائے اکملؒ

آج مہکی ہوئی ہر موجِ ہوا آتی ہے
کھل گئی ہو نہ کہیں زلف رسائے اکملؒ

نسبتِ خاص ہو چھپر کو نہ کیوں دیوے سے
کہ عطا کردۂ وارثؒ ہے ردائے اکملؒ

مخزنِ عشق و محبت ہے مرا دل مجّی
اے خوشا! سلسلۂ لطف و عطائے اکملؒ

ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت

از روئے قرآن مجید فرقانِ حمید:

☆اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔(سورۃ الحشر۔آیت نمبر 10) ☆اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی (سورۃ نوح۔آیت نمبر 28)☆اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہو گا۔(سورۃ ابراہیم۔آیت نمبر 41)

از روئے حدیثِ نبوی ﷺ:

☆جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل اس سے رک جاتا ہے مگر تین اعمال ایسے ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتا رہتا ہے۔اول صدقہ جاریہ، دوم وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، سوم فرزند صالح جو والدین کے حق میں دعائے مغفرت کرتا رہے۔(عن ابی ہریرہؓ۔رواہ مسلم)

☆ حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اُمِ سعدؓ کا انتقال ہوگیا ہے تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا پانی۔تو حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ اُمِ سعدؓ کی طرف سے ہے۔(رواہ ابوداؤد)

☆رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیکی پر نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ والدین

کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کی طرف سے بھی روزے رکھے اور اپنے صدقہ کے ساتھ والدین کی طرف سے بھی صدقہ کرے۔(عینی شرح ہدایہ)

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا بلا کو رد کرتی ہے اور خیرات اللہ کے غضب کو دھیما کر دیتی ہے۔(شرح عقائد نسفی)

از روئے فقہ:

☆خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا قرات قرآن مجید یا ذکر یا طواف یا حج یا عمرہ یا اور کوئی عمل مثلاً انبیاء یا شہیدوں اور ولیوں اور صالحوں کی قبروں کی زیارت ہو اور میتوں کو کفن دینا وغیرہ، کوئی نیکی کا کام ہو۔(بحوالہ درمختار کی شرح ردالمختار معروف بہ شامی)

☆فقہ حنفیہ کے مشہور امام علامہ طحطاوی کا بیان ہے کہ اہل سنت کے نزدیک یہ جائز ہے کہ کوئی انسان اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو پہنچائے خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ وخیرات ہو یا تلاوتِ قرآن یا ذکر یا اس کے علاوہ نیک اعمال میں سے کوئی بھی عمل ہو اور ان اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اسے فائدہ بھی دیتا ہے۔

(حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح)

☆صدقہ میت کی طرف سے دینا اس کو مفید ہے اور اسکو اسکا ثواب پہنچتا ہے اور اس پر علماء کا اجماع ہے۔اسی طرح سب نے دعا کے پہنچنے اور قرض کے ادا ہونے پر ان نصوص کی وجہ سے جو اس بارے میں وارد ہیں اجماع کیا ہے۔اور میت کی طرف سے نماز، روزہ، حج اور قراتِ قرآن وغیرہ تمام اعمالِ صالحہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔(بحوالہ تفسیر خازن)

طعام پر ختم شریف کا پڑھنا:

☆ ارشاد ربانی ہے پس کھاؤ انہیں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اسکی آیات کو مانتے ہو۔ اور تمہیں کیا ہوا کہ انہیں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا (حالانکہ) وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا۔

(سورۃ الانعام۔ آیت نمبر 118۔119)

☆ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کھانا مل کر کھاؤ اور اس پر اللہ عزوجل کا نام لو تو تمہارے لئے اس کھانے میں برکت ڈال دی جائے گی۔ (رواہ ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم للہ پڑھ لے۔

(عن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ رواہ ابوداؤد۔ مستدرک)

(بسم اللہ شریف جو کہ قرآن پاک کی ایک آیت مبارکہ ہے اس کے پڑھنے کی اگر اس قدر برکت وفضیلت ہے۔ تو خود اندازہ لگائیں کہ ایک سے زیادہ آیات کریمہ اور درود شریف پڑھنے کے فضائل وبرکات کس قدر رہوں گے۔)

سرکار حضور عالم پناہ کا معمول

ایصال ثواب کے لئے ہمارے مرشد کریم سرکار حضور عالم پناہ سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز فاتحہ شریف، پنج آیات اور درود تاج کا اہتمام فرماتے۔

ختم شریف کے آغاز میں سورۃ الکافرون سے پہلے چند آیات قرآنی کی تلاوت کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں مختلف سلاسل میں مختلف آیات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مثلاً سورۃ الملک کی ابتدائی آیات، سورۃ البقرہ کا آخری رکوع، سورہ یوسف کا پہلا

رکوع، سورۃ الزمر کی آیت نمبر 24 تا 31، سورۃ یٰسٓ، سورۃ المزمل، سورۃ الم نشرح، سورۃ التکاثر اور سورۃ الحشر کی آخری آیات عموماً پڑھی جاتی ہیں۔

ترتیب ختم شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (تین بار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○اِیَّاكَ نَعْبُدُ
وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْهِمْ ە غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ آمِین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَ مَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

☆وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○

☆اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

☆اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○

☆دَعْوٰهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ وَ اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

☆وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

☆مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍمِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○

☆اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ اٰلِہٖ بِقَدرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّابِرِیْنَ الْوَارِثِیْنَ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍمَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ وَابْنِہٖ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ☆اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍصَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُ نَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

درودِ تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ

وَ الْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَ قَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ اِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَبَدًا دَائِمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا سَیِّدِی یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

التجائے فقیر

بدرگاہ تو مستجیر آمدیم بزنجیر حرماں اسیر آمدیم
شہا از کرم سوئے ما یک نظر کہ مسکیں غریب و فقیر آمدیم
مفلسانم آمدہ در کوئے تو شیأ للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانب زنبیلِ ما آفریں بر دست و بر بازوئے تو

مختصر شجرۂ عالیہ نسبتِ اویسیہ وارثیہ

محمدؐ گل است و علیؓ بوئے گل
بود فاطمہؓ اندریں برگِ گل
ز عطرش برآمد حسینؓ و حسنؓ
و روحِ ز عطرش یکے گل بدن
معطر ز خوشبوئش ارض و سماں
و نامیست وارثؒ علی در جہاں

شجرہ عالیہ قادریہ رزاقیہ وارثیہ

(حضرت بیدمؔ شاہ وارثی)

الٰہی سرورِ عالم شہِ ابرار کا صدقہ
شہنشاہِ مدینہ احمد مختار ﷺ کا صدقہ

الٰہی میری ہر مشکل کو آسانی عطا فرما
علی مشکل کشا و حیدرؓ کرار کا صدقہ

الٰہی راہِ تسلیم و رضا کی خاک کر مجھ کو
حسینؓ ابنِ علیؓ سرچشمۂ اسرار کا صدقہ

دوائے دردِ فرقت مانگتا ہوں ہاتھ پھیلائے
عطا فرما الٰہی عابدؓ بیمار کا صدقہ

الٰہی باقرؒ و جعفرؒ کی دے خیرات تو مجھ کو
امام کاظمؒ و موسیٰ رضاؒ سردار کا صدقہ

تصدق خواجہ معروفؒ کرخی سریؒ سقطی کا
جنیدؒ و شبلیؒ و عبدالواحدؒ ابرار کا صدقہ

طفیلِ حضرتِ بوالفرحؒ طرطوسی مجھے دینا
علی بوالحسنؒ مستِ مئے اسرار کا صدقہ

الٰہی بوسعیدؒ پیرِ پیراں شیخِ لاثانی
مئے برجِ طریقت مطلعِ انوار کا صدقہ

محی الدین شیخ عبدالقادر شاہ جیلانی

جناب غوث کے گلگونہ رخسار کا صدقہ

شہنشاہِ طریقت عبدالرزاقؒ گدا پرور

شاہ سید محمدؒ سرور و سردار کا صدقہ

الٰہی سید احمدؒ اور شاہ سید علیؒ عارف

جناب شاہ موسیٰ قادریؒ سرکار کا صدقہ

شاہ سید حسنؒ اور شیخ ابوعباسؒ کی خاطر

بہاؤ الدینؒ تقسیم بادۂ اسرار کا صدقہ

برائے خواجہ سید محمد قادریؒ یارب

مجھے دینا جلالِ قادریؒ سردار کا صدقہ

شاہ میراں فریدؒ بھکر ابراہیمؒ ملتانی

اور ابراہیم بھکرؒ مخزنِ انوار کا صدقہ

سراپا رحمتِ حق حضرتِ شاہ امانؒ اللہ

حسینؒ حق نما محوِ جمالِ یار کا صدقہ

شاہ عرش آشیاں شاہ ہدایتؒ منبعِ عرفاں

محبِ حق حبیبؒ احمدِ مختار کا صدقہ

جو آنکھیں دیں تو آنکھوں کو عطا کر لطفِ نظارہ

شاہ عبد الصمدؒ کے دیدۂ بیدار کا صدقہ

دیا ہے دل تو دل میں درد دے اور درد میں لذت

شاہ رزاقؒ کی شیرینیٔ گفتار کا صدقہ

گلِ بستانِ زہرہؓ سید اسماعیل رزاقؒ
جنابِ شاکرؒ اللہ گوہرِ شاہوار کا صدقہ
نجاتؒ اللہ و حضرت حاجی خادمؒ علی کامل
امیرِ لشکرِ دیں قافلہ سالار کا صدقہ
امام الاولیاء ابنِ علیؓ لختِ دلِ زہرہؓ
میرے والی میرے وارثؒ میرے سرکار کا صدقہ
گدائے عشق ہوں بھر دے میرا دامن مرادوں سے
انہی کی چشمِ مست و گیسوئے خمدار کا صدقہ
زکوٰۃِ خوبیِ نقش و نگارِ روضۂ انور
ملے ایوانِ وارثؒ کے در و دیوار کا صدقہ
یہاں سے مانگنے والا کبھی خالی نہیں پھرتا
اسی روضہ کے ہر زائر کا ہر زوّار کا صدقہ
عطا کر اپنے بیدمؔ کو شرابِ معرفت ساقی
تصدق میکدے کا اپنے ہر میخوار کا صدقہ
عطا فرما الٰہی! اپنے محبوبوں کے صدقے میں
میرے اوگھٹؒ میرے اکملؒ میرے عزتؒ غمخوار کا صدقہ

شجرۂ طیبہ چشتیہ نظامیہ وارثیہ

(حضرت بیدمؔ شاہؒ وارثی)

الٰہی مجھ کو سرکارِ رسالتؐ کی محبت دے
علیؑ مشکل کشا شاہِ ولایت کی محبت دے

الٰہی اہلِ بیتِ مصطفےٰؐ کا عشق دے مجھ کو
حسنؑ بصری و واحدؒ کنزِ وحدت کی محبت دے

فضیلؒ اور خواجۂ ابراہیم ادہمؒ کا فدائی کر
سدید الدینؒ ، حذیفہؒ غوثِ ملت کی محبت دے

امین الدین ہبیرہؒ شیخ بصری عارفِ کامل
جنابِ فیض بخش و کانِ شفقت کی محبت دے

خدیوِ چشتیاں خواجہ ابو اسحاقؒ کا صدقہ
ابی احمدؒ ولی خضرِ ہدایت کی محبت دے

طفیلِ خواجہ ناصرؒ محمد صاحبِ نصرت
ابو یوسفؒ نسیمِ باغِ وحدت کی محبت دے

الٰہی قطبؒ دیں مودود یوسفؒ کے تصدق میں
مجھے تو میرے پیرانِ طریقت کی محبت دے

شریف زندنی و خواجۂ عثمانِ ہارونی
امام و رہبرِ شرع و طریقت کی محبت دے

امامِ چشتیاں خواجہ معین الدینؒ اجمیری

ولی ہند سلطانِ طریقت کی محبت دے
بنا دیوانہ مجھ کو قطبؒ دیں بختیار کاکی کا
حواس و ہوش لے لے اور حضرت کی محبت دے
فرید الدینؒ گنج شکری کا ذوق دے مجھ کو
نظام الحق نظام الدینؒ و ملت کی محبت دے
نصیر الدین چراغِ دہلویؒ سے لو لگا میری
کمال الدینؒ سراج الدینؒ کی سیرت کی محبت دے
علیم الدینؒ اور محمودؒ راجن کا تعلق دے
جمالؒ اللہ کے نورِ بصیرت کی محبت دے
شہِ محمودؒ اور خواجہ محمدؒ خواجہ شیخؒ
کلیمؒ اللہ خورشید حقیقت کی محبت دے
نظام الدینؒ فخرالدینؒ ، قطب الدینؒ ، جمال الدینؒ
عبادؒ اللہ کے اندازِ طاعت کی محبت دے
مجھے شیدا بنا شاہِ بلندؒ رامپوری کا
شہِ خادمؒ علی مہرِ سیادت کی محبت دے
نبی ﷺ کے لال اور مولا علیؑ کے لاڈلے
بہارِ گلشنِ خاتونِ جنت کی محبت دے
دوائے دردِ دل دے دردمندانِ محبت کو
دلِ بیدمؔ کو یا رب دردِ الفت کی محبت دے

شجرۂ وارثیہ نسب نامۂ عالیہ

(حضرت بیدمؔ شاہ وارثیؒ)

سلام سرورِ دیں ہاشمی و مطلبی　　حضور سید عالم محمد عربیؐ
سلام حضرتِ مولا علیؑ و شیرِ خدا　　سلام مادرِ حسنینؑ فاطمۂ زہرا
سلام بیکس و مظلوم سید الشہداء　　حسینؑ صابر و شاکر شہیدِ کرب و بلا
سلام سید سجادؑ و عابدِ بیمار　　فروغِ ملتِ بیضا و مطلعِ انوار
سلام دفترِ دینِ رسولؐ کے ناظم　　امامِ باقرؒ و جعفرؒ و موسٰی کاظمؒ
سلام عترتِ زہراؓ و سید سندی　　امام قاسم حمزہؒ ، علی رضاؒ ، مہدیؒ
سلام سید جعفرؒ و بو محمد پاکؒ　　علی عسکریؒ بو قاسم مہِ افلاک
سلام سید محروقؒ و سید اشرفؒ　　امیرِ کشورِ دیں یادگارِ شاہِ نجف
سلام سید ساداتِ شاہ عزالدینؒ　　جنابِ حضرتِ مخدومِ دیں اعلیٰ الدینؒ
سلام حضرت مخدوم سید عبدالاوّلؒ　　حضور سید واحدؒ عمر جناں آباد
سلام سید زینؒ العباد و قطبِ زماں　　فروغِ بزمِ سیادت امامِ اہلِ زماں
سلام شاہ عمرؒ نور ہادی و رہبر　　جناب سید عبدالاحدؒ گدا پرور
سلام سید احمدؒ و شاہ کرمؒ اللہ　　جناب میر سلامت علیؒ شہِ ذی جاہ
سلام سید قربانؒ علی شہِ ذی شاں　　بہارِ گلشنِ کونین و فخرِ کون و مکاں

سلام مرشدِ کونین و ہادی دوراں
حضور حاجی وارث علیؒ امامِ زماں

سلامِ بیدمؔ خستہ قبول ہو جائے
اثر بیاں میں طفیلِ رسولؐ ہو جائے

سلام

(یہ عشق ومحبت اور سوز وگداز بھرا سلام شبیہ وارثِ عالم نوازؒ جناب حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ ہمیشہ ہر ختم شریف کے آخر میں بذاتِ خود پیش فرمایا کرتے تھے۔ یہ منتخب سلام مختلف وارثی فقراء کے پیش کردہ عقیدت کے پھولوں کا حسین گلدستہ ہے۔ آج بھی پاکستان میں دیوہ شریف آستانہ عالیہ وارثیہ چھپر شریف سے وابستہ احباب یہی نذرانہ عقیدت ہر ختم شریف کے آخر میں پیش کرتے ہیں۔)

السلام اے شاہدِ روزِ الست
کردہ عالم راز چشمِ ناز مست

ذاتِ پاکت اُسوۂ اَسلاف ہا
ہست مُستغنی عَنِ الاوصاف ہا

یا رحیم ارحم علیٰ اَعمالنا
وارثا اَدرکنی اُنظر حالنا

کیوں نہ وارثؒ آپ پر بھیجیں سلام
آپ ہیں جب مالکِ دارُالسلام

وارثؒ و والی ہمارے السلام
مرشد و رہبر ہمارے السلام

وارثا بنما جمالِ خوشتنن
رحم کن بر ما بحق پنجتن

ما کجا و تو کجا ذکرت کجا
اللہ اللہ نسبتِ شاہ و گدا

من سقیم و تو مسیحائے زماں
کن نگاہِ لطف اے جانِ جہاں

بندۂ اوگھٹؔ فقیرِ کوئے تو
دارد امید کرم از خوئے تو

پنجتن کے لاڈلے تم پر سلام
بھیجتے قدسی رہے ہیں صبح و شام

قصۂ معروفِ غمگیں اے صبا وارثان در حضرتِ سلطانِ ما

سلامِ مقبول

(لسانِ طریقت حضرت قبلہ بیدؔم شاہ وارثی کا تحریر فرمودہ یہ سلام مقبول جناب فقیر سید عنبر علی شاہ وارثیؒ اجمیری ختم شریف میں پیش فرمایا کرتے تھے۔ لہذا آج بھی آپ سے وابستہ احباب یہی خوبصورت سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔)

السلام اے گہر قلزمِ شانِ شہداء جان جانِ شہداء روح روانِ شہداء
السلام اے گلِ نورستہ ٔباغِ حیدر جانشینِ نبویؐ چشم و چراغِ حیدر
احمدؐ و فاطمہؓ زہراء کی نشانی تسلیم اے میرے پنجتنِ پاک کے جانی تسلیم
شہِ تسلیم و رضا آپ کو لاکھوں مجرے مظہرِ شانِ خدا آپ کو لاکھوں مجرے

وارثؒ و والیِ بیدؔم تجھے بیدؔم کا سلام
ایک بیدؔم ہی پہ کیا ہے تجھے عالم کا سلام

سلام بحضور وارثِ عالم نوازؒ

(حضرت بیدم شاہ وارثیؒ)

(اس سلام کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ عرصۂ دراز سے دیوہ شریف میں روزانہ صبح و شام سرکار حضور عالم پناہؒ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کی جاتا ہے۔)

سلام اے ساقیِ مستاں سلام اے پیرِ میخانہ
سلام اے مرشدِ پاکاں امامِ بزمِ رندانہ
سلام اے جلوۂ جاناں سلام اے حسنِ جانانہ

تجلی حرم اے زینتِ ایوانِ بت خانہ

سلام اے شیخِ لاثانی سلام اے مرشدِ دوراں
سلام اے کنزِ عرفانی سلام اے مصدرِ عرفاں

سلام اے خسروِ خوباں سلام اے مجمعِ خوبی
سلام اے تاجِ محبوباں سلام اے جانِ محبوبی

سلام اے پیشوا وارث سلام اے رہنما وارث
امیر المومنین وارث امام الاولیاء وارث

سلام اے مرتضیٰ صورت سلام اے مصطفیٰ سیرت
سلام اے ہادیٔ دیں السلام اے مہدیٔ ملت

سلام اے سروِ بستانِ بہارِ ہر گلستانے
سلام اے نورِ یزدانے سلام اے پنجتن شانے

جبینِ شوق ہو میری تمہارا آستانہ ہو
ادا شام و سحر یونہی صلوٰۃِ پنجگانہ ہو

سلام اے چارۂ بیدم علاجِ سوزِ پنہانی
سلام اے مونسِ بیدم طبیبِ دردِ روحانی

سلام بحضور وارثِ ارثِ علیؑ

(حضرت شاہ شاکر وارثیؒ)

(یہ سلام حضرت قبلہ شاہ شاکر وارثیؒ نے حضور قبلہ عالم وارث الاولیاء سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز کی بارگاہِ قدس میں پیش کیا اور مقبول ہوا۔ یہ سلام حضور سرکار عالم پناہ کی

تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ حضرت فقیر حاجی حافظ اکمل شاہؒ وارثی المعروف پنجابی حافظ اکثر یہی سلام بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش فرماتے۔)

وارثا خذ بیدی بہر رسولؐ عربی
مدنی القرشی ہاشمی و مطلبی

وارثا از پئے خاتونِ قیامت مددے
پئے زھراؑ ثمر باغِ رسالتؐ مددے

وارثا بہر علی ساقی کوثر مددے
پئے مولائے جہاں ساقیٔ کوثر مددے

وارثا بہر حسنؑ سبطِ رسولؐ دوجہاں
عالمِ علمِ لدن واقفِ اسرارِ نہاں

وارثا بہر حسینؑ ابن علی جانِ بتول
گوہر بحر ولایت گلِ بستانِ رسولؐ

وارثا بنما جمالِ خویشتن
رحم کن بر ما بحق پنجتن

وارثِ ما نظر ز کرم خویش بکن
بشنو فریاد روا حاجتِ درویش بکن

شاکرِ خستہ جگر سوزِ دروں میخواہد
بہر نظارۂ تو شوق فزوں میخواہد

سلامِ عقیدت ومحبت بحضور وارث الاولیاءؒ

(یہ سلام فقیر میاں محبت شاہؒ وارثی پنجابی سے منقول ہے۔ آپ سے وابستہ احباب کی اکثریت اپنی محافل میں یہ سلام بھی پیش کرتے ہیں۔)

السلام اے ہادیِ راہِ ہدیٰ — السلام اے پرتوِ ذاتِ خدا
السلام اے مصدرِ صدق وصفا — السلام اے قبلۂ حاجت روا
السلام اے وارثِ بیچارگاں — السلام اے مرہمِ دلِ خستگاں
کیوں نہ وارث آپ پر بھیجیں سلام — آپ ہیں جب مالکِ دارالسلام
آپ سے قائم شریعت کا نظام — آپ سے لبریز ہے وحدت کا جام
السلام اے مظہرِ لطفِ خدا — باغِ عالم آپ سے روشن ہوا
ظاہر و باطن ہے جلوہ آپ کا — انتہا کی آپ سے ہے ابتداء
کعبۂ ایماں ہو تم مردِ خدا — ذات کو کامل تری حق نے کیا
السلام اے پیشوائے اولیاء — السلام اے مجتبیٰ و مرتضیٰ
تم سے ظاہر جلوۂ ذاتِ الٰہ — تم سے قائم ہے بنائے لا الٰہ
آپ کی ہر بات ہے داروئے شفا — آپ کی ہستی ہے خود رازِ بقا
پنجتن کے لاڈلے تم پر سلام — بھیجتے قدسی رہے ہیں صبح و شام
آفتابِ عظمتِ ادراک ہو — ماہتابِ آیتِ لولاک ہو
مَس سے زر تیری یہ مشتِ خاک ہو — خاک میں رہتے ہو لیکن پاک ہو
السلام اے نازنینِ خوش شیم — السلام اے ابرِ نیسانِ کرم
السلام اے وارثِ کون ومکاں — السلام اے مالکِ ہر دو جہاں

السلام اے دردِ مندِ بیکساں　　السلام اے حامی ہر انس و جاں
السلام اے چارہ سازِ بیکساں　　السلام اے سرورِ کل سروراں
آپ سے شانِ ولا اکمل ہوئی　　آپ سے راہِ ھدیٰ افضل ہوئی
آپ کی خلقِ خدا قائل ہوئی　　نور سے ظلمت تیری زائل ہوئی
ہو محبتؔ شاہ پہ نظرِ کرم　　دور وارث ان سے ہو رنج والم
ہو محبتؔ شاہ خادم پہ کرم　　میرے وارث دور کر رنج والم

سلامِ عقیدت بحضور سرکار عالم پناہؒ

(تجمّی برلاس)

السلام اے شہر یارِ اولیاء　　السلام اے اقتدارِ اولیاء
السلام اے آفتابِ معرفت　　السلام اے انتخابِ معرفت
السلام اے شارحِ اسرارِ حق　　السلام اے عاشقِ سرشارِ حق
السلام اے رہبرِ روشن ضمیر　　السلام اے پیشوائے بے نظیر
السلام اے افتخارِ انس و جاں　　السلام اے نازشِ روحانیاں
السلام اے مایۂ بے مایگاں　　السلام اے غمگسارِ بے کساں
السلام اے نازِ حسنِ گلرخاں　　السلام اے میرِ بزمِ عاشقاں
السلام اے نکہتِ گلزارِ عشق　　السلام اے ابرِ رحمت بارِ عشق
السلام اے دولتِ بیدارِ عشق　　السلام اے صولتِ سرکارِ عشق
السلام اے گوہرِ دریائے عشق　　السلام اے لالۂ صحرائے عشق
السلام اے انجمن آرائے عشق　　السلام اے خسروِ دنیائے عشق

السلام اے زخمۂ ہر سازِ عشق　　السلام اے شعلۂ آوازِ عشق
السلام اے مصحفِ آیاتِ عشق　　السلام اے غایت الغایاتِ عشق
مرشد و مولا و آقا السلام　　مالک و مختار و خواجہ السلام
مظہرِ انوارِ یزداں السلام　　مصدرِ الطافِ رحماں السلام
نازشِ اہلِ طریقت السلام　　فخرِ اربابِ شریعت السلام
کارواں سالارِ وحدت السلام　　گرمیٔ بازارِ وحدت السلام
ساقیٔ میخانۂ حق السلام　　رونقِ کاشانۂ حق السلام
اے چراغِ مقبلاں تجھ پر سلام　　سرورِ کل سروراں تجھ پر سلام
سروِ باغِ مصطفیٰؐ تجھ پر سلام　　نورِ چشمِ مرتضیٰؑ تجھ پر سلام

سلام بحضور امام الفقراء سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ

(راشد عزیز وارثی)

السلام اے سیدی وارثؒ علی　　السلام اے مرشدی وارثؒ علی
السلام اے شمعِ بزمِ رسولؐ　　السلام اے زینتِ باغِ بتولؑ
السلام اے پرتوِ شاہِ حجازؐ　　السلام اے بیکسوں کے چارہ ساز
السلام اے نورِ چشمِ مصطفیٰؐ　　السلام اے رہبرِ راہِ ھدیٰ
السلام اے وارثؒ دنیا و دیں　　السلام اے وارثِؒ دور و قریں
السلام اے وارثِؒ عالی نسب　　السلام اے وارثِؒ عالی لقب
السلام اے نورِ حق نورِ نبیؐ　　السلام اے وارثِ ارثِ علیؑ

درُود و سلام

(تمام اہل طریقت کے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ ختم شریف کے اختتام پر انتہائی ادب واحترام اور عشق ومحبت کے ساتھ کھڑے ہوکر بارگاہ نبویؐ میں عمدہ واعلیٰ قسم کے صیغوں، خوبصورت ترین الفاظ اور عالیشان انداز میں ہدیہ درود وسلام پیش کریں۔ وارثی حضرات کو چاہیے کہ اپنی محافل میں دوسرے سلاموں کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ خواجہ محمد اکبر وارثیؒ کے تحریر کردہ اس سلام کو ضرور پڑھا کریں۔)

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

رحمتوں کے تاج والے.....دوجہاں کے راج والے
عرش کی معراج والے.....عاصیوں کی لاج والے

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں .....اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں.....سامنے ہو کر سنائیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

پوری یا رب یہ دعا کر.....ہم درِ مولا پہ جاکر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر.....یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

جان کر کافی سہارا.....لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا.....لو سلام اب تو ہمارا

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو.....ہم ہوں دربارِ خدا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو.....اس طرف سے یہ صدا ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

عاشقِ مائل کی سن لو.....یا نبی محفل کی سن لو
سامعیں کے دل کی سن لو.....اکبرؔ بسمل کی سن لو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

میرے مولیٰ میرے سرور.....ہے یہی ارمانِ اکبرؔ
پہلے قدموں پر رکھے سر.....پھر کہے یہ سر اُٹھا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

منفرد قطعات

نذرِ عقیدت بحضور وارثِ عالم نواز قدس سرہ العزیز

وارثؒ دستگیر کے صدقے مرشدِ بے نظیر کے صدقے
مجھ سے ناچیز کو کیا مقبول لاکھ بار ایسے پیر کے صدقے

(فقیر سید بے نظیر شاہ وارثیؒ)

وارثؒ کارساز کے صدقے مرشدِ بے نیاز کے صدقے
ہم فقیروں کو سر بلند کیا ایسے ذرہ نواز کے صدقے
میری حیرت انہیں کا صدقہ ہے اپنے آئینہ ساز کے صدقے

(فقیر حیرت شاہ وارثیؒ)

وارثؒ دو جہان کے صدقے شہِ کون و مکان کے صدقے
خاکِ عنبر کو کر دیا اکسیر خواجۂ خواجگانؒ کے صدقے

(فقیر سید عنبر علی شاہ وارثیؒ)

یا خدا سرورِ دیں رحمتِ کونین کے صدقے
سیدی مولا علیؑ و فاطمہؑ، حسنینؑ کے صدقے
غوثِ اعظمؒ، خواجگانِ چشتؒ و داتا گنج بخشؒ
قبلہ عالم دستگیر و وارثِؒ ثقلین کے صدقے
صد شکر رکھ لی لاج میرے اشکِ ندامت کی
ایسے ہمنامِ خدا وارثِؒ کریمین کے صدقے

(راشد عزیز وارثی)

دعا و ترتیب دعا

خلیفۂ راشد حضرت عمرؓ بن خطاب، امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰؓ، حضرت جابرؓ، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت عبداللہ ابن بسیرؓ اور حضرت انسؓ بن مالک سے روایت متعدد احادیثِ مبارک کا خلاصہ یہ ہے کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان اٹکی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا جبتک بندہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ حضرت علیؓ شیرِ خدا سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے، تمہارے رب کی رضا کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں ارشادِ نبوی ﷺ ہوتا ہے کہ دعا عبادت کا مغز ہے لہٰذا جب بھی کوئی دعا کی جائے تو قبولیتِ دعا کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے۔ (سعادت الدارین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ اَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ وَجَمِيْعِ اَصْحَابِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

یا الہ العالمین میں جو صحیح آیاتِ قرآنی، درود شریف اور صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ اور جو حلال و پاکیزہ طعام پیش کر رہا ہوں ان سب کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں شرفِ قبولیت سے نواز اور اپنے فضل و کرم اور بخشش و رحمت کے ساتھ اس کا ثواب حضور نبی کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدس میں میری طرف سے بطور نذرِ عقیدت و محبت پہنچا۔

یا الہ العالمین اس نذرانہ عقیدت کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تمام

انبیأ ء ورسلؑ ، حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات ﷺ کے والدین کریمینؓ، آباؤ اجدادؓ، اہلبیتؓ، ازواجِ مطہراتؓ، خلفائے راشدینؓ، اصحابِ صفہؓ وجملہ صحابہ اکرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، شہدائے کرامؒ، اولیائے کرامؒ خصوصاً بالخصوص میرے رہبر و رہنما مرشد کریم سرکار سیدنا حاجی وارث علی شاہ قدس سرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اس ہدیہ عقیدت کو پہنچا کر جملہ احرام پوش فقرائے وارثیہ خصوصاً بالخصوص ہمارے رہبر و رہنما حضرت الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ، قبلہ عنبر شاہ وارثی اجمیریؒ، حافظ اکمل شاہ وارثیؒ، خواجہ حیرت شاہ وارثیؒ، قبلہ بیدم شاہ وارثیؒ، میاں محبت شاہ وارثیؒ، پنڈت الف شاہ وارثیؒ، بابا فیضو شاہ وارثیؒ، عاشقِ صادق حافظ پیاریؒ، قبلہ مقصود شاہ وارثیؒ، سید ابراہیم شاہ وارثیؒ، میاں اوگھٹ شاہ وارثیؒ اور جملہ احرام پوش فقرائے وارثیہ، ہمارے والدین، آباؤ اجداد، بہن بھائی، عزیز و اقارب، دوست احباب اور کل عالم کے مسلمین و مسلمات، مومنین و مومنات سب کو پہنچا اور ان سب پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرما، ان کی مغفرت فرما، حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی شفاعت انکے نصیب فرما، ان کی قبر کو جنت کے گوشوں میں سے ایک گوشہ بنا اور ان کو اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرما۔

یا الہ العالمین اس کلامِ پاک کے طفیل، درودِ پاک کے طفیل، حضور سید دو عالم ﷺ کے طفیل، پنجتنِ پاکؑ کے طفیل، جن کا وسیلہ تجھے قبول ہے ان کے طفیل اور میرے مرشدِ کریم سرکار وارثِ پاکؒ کے طفیل ہماری جائز دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرما۔ ہم سب کو اپنی خاص رحمتیں، نعمتیں اور دونوں عالم کی بھلائیاں عطا فرما، ہماری توبہ قبول فرما، گذشتہ گناہ معاف فرما اور آئندہ گناہوں سے بچا۔ ہمارے وہ گناہ بھی معاف فرما کہ جن کی وجہ سے ہماری توبہ اور دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ ہمیں ذلت و گمراہی اور محتاجی

ورسوائی کے عذاب سے بچا۔ہمیں دشمنوں کے شر سے، شیطان کے شر سے اور نفس کے شر سے محفوظ و مامون فرما اور اپنی حفظ و امان میں لے لے۔ ہمارے علم وعمل میں اضافہ فرما۔ہمیں ایمان ویقین کی دائمی دولت عطا فرما۔ہمیں اپنے حقوق وفرائض بطریق احسن پورے کرنے کی توفیق عطا فرما۔تمام معاملات میں ہماری مکمل رہنمائی اور مدد فرما۔والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ہماری تمام روحانی جسمانی بیماریاں دور فرما اور صحتِ کاملہ سے نواز۔قرض کے عذاب سے نجات عطا فرما۔رزقِ حلال سے نواز۔بہترین اور باشعور ساتھی عطا فرما۔ بے اولادوں کو صالح اولاد عطا فرما۔ہمیں بار بار ہمارے پیارے آقا کریم ﷺ اور حرمین شریفین کی زیارت کا شرف عطا فرما۔ہمیں باہمی اتفاق واتحاد اور خلوص ومحبت کی دولت سے نواز۔یا الہ العالمین تمام اہلِ طریقت کے آستانوں کو صحیح معنوں میں شریعت وطریقت اور معرفت وحقیقت کے مراکز بنادے۔ ان سے عشقِ حقیقی، معرفتِ الٰہی اور نورِ ھدایت کے پھوٹنے والے سوتے ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رہیں اور وہاں سے طالبانِ حق کو ہمیشہ اصلاح وفلاح، ایمان وایقان اور علم وحکمت کی دولت نصیب ہوتی رہے۔

تمام عالمِ اسلام کو اتحاد، سلامتی اور فتح وکامرانی سے نواز۔ہمارے پیارے وطن پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ بنا۔اپنے دستِ غیب سے اس کی سلامتی اور استحکام کا خصوصی بندوبست فرما اور اسے عزت ووقار کے ساتھ ہمیشہ قائم ودائم رکھ۔

اے قادرِ مطلق ہمارے مومن ومسلمان بھائی دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی پریشان حال ہیں اور تیرے اور تیرے حبیبِ پاک ﷺ کی خاطر مشرکین ومنافقین اور کفار کے خلاف نبرد آزما ہیں ان کی کامل رہنمائی اور مدد فرما۔مولا کریم ہمیں ایمان کی

حلاوت سے نوازا اور اپنے حبیب پاکؐ کے کامل عشق و محبت بھری اطاعت کی راہ پر چلا اور اس پہ ہمیشہ ثابت قدم رکھ۔ اسی پہ ہمارا خاتمہ فرما اور اسی پہ ہمیں روزِ محشر اٹھا۔ (انتہائی باادب اور خشوع و خضوع کے ساتھ مزید حسب حال جائز دعائیں کسی بھی زبان میں مانگنے کے ساتھ ساتھ سورۂ فاتحہ اور دیگر قرآنی اور مسنون دعائیں بھی ضرور مانگیں یہاں جگہ کی کمی کے باعث صرف چند دعائیں تحریر کی جاتی ہیں۔)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَاوَتَرْحَمْنَالَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآاِنْ نَّسِيْنَآاَوْاَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْلَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَاذُنُوْبَنَاوَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَامِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۚ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًاوَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ يَا سَلَامُ سَلِّمْ ○ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَ بِكَ نَسْتَعِيْنُ ○ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۚ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ رَبَّنَآ

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَّ عَمَلاً صَالِحاً مُّتَقَبَّلاً وَّ رِزْقاً وَّاسِعاً حَلَالاً طَیِّباً وَّ شِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ ○ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ﷺ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ○ وَصَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مَظْھَرِ لُطْفِہٖ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَتِ فَرْشِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ ○

ختم اصحابِ کہف

طریقہ وشرائط ختم شریف: سات افراد باوضو پاک صاف لباس پہن کر مقصد وحاجت ذہن میں رکھتے ہوئے منگل اور بدھ کی درمیانی شب بعد از نمازِ عشاء لیکن وتر ادا کرنے سے پہلے باادب بیٹھ کر یہ ختم شریف پڑھیں۔ ختم شریف پڑھنے والوں میں سے کوئی شخص بھی تمباکونوش نہ ہو۔ دورانِ ختم کوئی گفتگو یا اشارہ تک نہ کریں۔ کھانا باوضو شخص پکائے۔ یہ ختم جملہ سلاسل طریقت میں رائج ہے۔ قضائے حاجات کیلئے مجرب اور مستند ہے۔

مقدار طعام: بکرے کا گوشت: 7 پاؤ۔ دیسی گھی: 9 چھٹانک۔ مرچ سیاہ: 1 چھٹانک۔ پیاز: 4 چھٹانک۔ چینی: سوا کلو۔ آٹا گندم: 4 کلو۔ نقد: سوا دو روپیہ۔

کلماتِ ختم شریف:

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ: 115 بار

☆ درود شریف: 700 بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا: 700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ مَکْسَلْمِیْنَا : 700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ مَرْطُوْنَسْ : 700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ بِیْنُوْنَسْ: 700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ سَارِیْنُوْنَسْ:700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ ذُوْنَوَانَسْ:700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ کَشْفِیْط :700بار

☆اِلٰهِیْ بِحُرْمَتِ طُبُوْنَسْ: 700بار

☆وَکَلْبُهُمْ قِطْمِیْرَه :700بار

☆سورۃ کہف :7بار

☆درود شریف : 700 بار

(اسماءگرامی اصحاب کہف بحوالہ تفسیر خازن راوی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ)

مکمل ختم خواجگانؒ (مروجہ جملہ سلاسلِ طریقت)

شرائط: تین، پانچ یا سات افراد (طاق تعداد میں) باوضو پاکیزہ لباس پہن کر پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر یہ ختم شریف پڑھیں۔ ان میں سے کوئی بھی فرد تمبا کو نوش نہ ہو۔ افراد کی تعداد کے مطابق کلمات کی تعداد میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔دورانِ ختم گفتگو نہ کریں بلکہ اشارہ بھی نہ کریں اور مکمل توجہ کے ساتھ ختم شریف پڑھیں۔ختم شریف کیلئے بہترین وقت جمعرات جمعۃ المبارک کی درمیانی رات ہے۔ختم شریف پڑھنے والوں کیلئے کھانا باوضو فرد پکائے۔

(۱)دعابرائے قضائے حاجات

(۲) درود شریف :100بار

(۳) یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ : 100بار

(۴) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ : 500 بار

(۵) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ: 500 بار

(۶) سورہ فاتحہ :7 بار

(۷) سورہ الم نشرح: 79بار

(۸) سورۃ اخلاص :1000 بار

(۹) اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ:100 بار

(۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا كَافِیَ الْمُھِمَّاتِ:100 بار

(۱۱) اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ:100 بار

(۱۲) اَللّٰھُمَّ یَاحَلَّ الْمُشْكِلَاتِ :100بار

(۱۳) اَللّٰھُمَّ یَا شَافِعَ الْاَمْرَاضِ :100 بار

(۱۴) اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ : 100 بار

(۱۵) اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ :100 بار

(۱۶) اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ الْمُتَفَرِّقِیْنَ :100بار

(۱۷) اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ :100بار

(۱۸) اَللّٰھُمَّ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ :100بار

(۱۹) اَللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ :100بار

(۲۰) اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِی :100بار

(۲۱) اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الْدَّعْوَاتِ :100بار

(۲۲) بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ :100بار

(۲۳)آمِین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ :100بار

(۲۴) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیر:100بار

(۲۵) اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنی:100بار

(۲۶) یَا حَضْرَت شَیْخ عَبْدُ القَادَر جِیْلَانِی شَئیٍ للہ:100بار

(۲۷) شَیْءً لِلّٰہ چُوْں یَدَائے مُسْتَمَنْد

اَلمَدَدْ خَوَاھَمْ زِ خَوَاجَه نَقشَبَند :100بار

(۲۸) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ الْعَظِیم:100 بار

(۲۹)اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُوْرِ ھِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِم:100بار

(۳۰) سَلَام'' ۔قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ الرَّحِیْمِ :100بار

(۳۱) اَلْحَقُّ :100بار

(۳۲)فَسَھِّلْ یَااِلٰھِی کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَتِ سَیِّدَ الْاَبْرَارِ سَھِّلْ :100بار

(۳۳)کلمہ طیبہ : 100بار

(۳۴) درودشریف:100بار

(۳۵) اجتماعی دعابرائے حصول مقصد۔

ختم غوثیہ قادریہ

یہ ختم غوثیہ قادریہ کی وہ مستند ترکیب ہے جو سلسلہ عالیہ قادریہ کے اکثر بزرگوں سے روایت ہے۔ برائے قضائے حاجات اس کے پڑھنے کا مناسب وقت بروز جمعرات بعد از نماز مغرب ہے۔ اسے تنہا یا اجتماعی طور پر دونوں صورتوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔ ہر ورد کی تعداد حسب استطاعت ہے۔ گیارہویں شریف کے ختم میں اسے خصوصیت کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے۔

کلماتِ ختم شریف

(۱) صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ : 111 بار

(۲) کلمہ تمجید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ): 111 بار

(۳) سورۃ فاتحہ : 111 بار

(۴) سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ: 111 بار

(۵) سورۃ یٰسٓ: 1 بار

(۶) سورۃ اخلاص: 111 بار

(۷) یَا ھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ: 111 بار

(۸) یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ: 111 بار

(۹) شَیْئً لِلّٰہِ یَا حَضْرَت شَاہِ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی : 111 بار

(۱۰) یَا غَوْثَ اَغِثْنِی بِاِذْنِ اللّٰہِ : 111 بار

(۱۱) یَا حَضْرَتْ شَاہِ مُحیُّ الدِّیْنِ مُشْکِلْ کُشَا بِالْخَیْرِ : 111 بار

(۱۲) یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ: 111 بار

(۱۳) یَا کَافِیَ الْمُہِمَّاتِ : 111 بار

(۱۴) یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات : 111 بار

(۱۵) یَا حَلَّ الْمُشْکَلَاتِ : 111 بار

(۱۶) یَارَافِعُ الدَّرَجَاتِ : 111 بار

(۱۷) یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ : 111 بار

(۱۸) صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ : 111 بار

﴿۱﴾ وظیفہ حلِ مشکلات

(ہمیشہ مختلف جید، مستند اور کامل و اکمل وارثی فقراء نے تمام اوراد و وظائف کا عطر اور حلِ مشکلات ایک ہی مختصر مگر جامع وظیفہ تجویز فرمایا۔ یہ وظیفہ بعد از نماز فجر یا بعد از نماز عشاء روزانہ بلاناغہ پڑھنا چاہئے۔) اول و آخر 11/11 بار درود شریف

درمیان میں 707 بار یاوارث

﴿۲﴾ مشکل کشا

اول و آخر 11/11 بار درود شریف درمیان میں یہ شعر 707 بار یہ شعر پڑھیں:

وارثا بنما جمالِ خویشتن .... رحم کن بر ما بحق پنجتن

﴿۳﴾ برائے اولادِ نرینہ

اول و آخر 11/11 بار درود شریف درمیان میں یہ آیت مبارکہ 707 بار پڑھیں:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ○

﴿حضور ﷺ کی دس منفرد خصوصیات﴾

☆ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپؐ نے سجدہ کیا۔ آپؐ ختنہ شدہ، ناف کٹا ہوا اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔

☆ حضور ﷺ کا سایہ مبارک زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

☆ حضور ﷺ کا بول و براز زمین پر ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

☆ حضور ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا تھا۔

☆ حضور ﷺ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

☆ حضور ﷺ نے زندگی بھر جمائی نہیں لی۔

☆ حضور ﷺ کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا تھا۔

☆ حضور ﷺ جس جانور پر سواری فرماتے وہ آپؐ کے تابع ہو جاتا اور اس نے کبھی سرکشی نہ کی۔

☆ حضور ﷺ جب بھی کسی محفل میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے تو آپؐ کے کندھے سب سے نمایاں ہوتے تھے۔

☆ حضور ﷺ پس پشت بھی ویسے ہی دیکھتے جیسے آپؐ کو سامنے نظر آتا تھا۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ از علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

خصوصی گزارش

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تصوفِ اسلام اور سلسلہء وارثیہ کے متعلق ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ''معارفِ وارثیہ'' مرتب کرنے کیلئے تحقیق وتحریر کا کام بحمداللہ تعالیٰ جاری ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم اور مشکل کام ہے۔ جو یقیناً کسی فردِ واحد کے بس کا روگ نہیں بلکہ ایک ٹیم ورک ہے۔ لہٰذا اس کام کو بفضل خدا بخیر وخوبی جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے تمام احباب کی خدمت میں بصد ادب واحترام ہر طرح کے مکمل تعاون کی گزارش کی جاتی ہے۔

اس انسائیکلوپیڈیا کے مرتب کرنے کیلئے سرکار سیدنا حاجی وارث علی شاہؒ، حضرت حافظ اکمل شاہ وارثیؒ، الحاج فقیر عزت شاہ وارثیؒ، دیگر فقراء اور مشاہیر سلسلہء وارثیہ کے متعلق ہر قسم کی شائع شدہ کتابوں، غیر شائع شدہ تحریروں (مخطوطات / قلمی کتابیں) وارثی فقراء اور وارثی مشاہیر کی تصانیف، اُن کے خطابات، گفتگو، انٹرویوز، اعراس اور دیگر اجتماعات (تقریبات) کی آڈیو، ویڈیو کیسٹوں، سی ڈیز، ڈی وی ڈی، سلسلہء وارثیہ کے زیر اہتمام کام کرنے والے اداروں، مساجد، مدارس اور انجمنوں کے متعلق جامع رپورٹس، مختلف لوگوں کی سرکار وارثِ پاکؒ اور دیگر فقراء سے وابستگی کے متعلق حالات و واقعات، مشاہدات اور تاثرات، خطوط، تصاویر،

اخبارات، رسائل اور مستند زبانی معلومات کی اشد ضرورت ہے۔

سلسلہء وارثیہ کی تاریخ، تعلیمات اور تبرکات کو آنے والی نسلوں کیلئے محفوظ کرنے کا فریضہ تمام وارثی احباب پر عائد ہوتا ہے۔ لہذا براہ کرم ایسی تمام دستاویزات اصل یا نقل کسی بھی حالت میں راقم السطور کو مہیا فرما کر مشکور وممنون فرمائیں۔

اللہ کریم اس عظیم کام میں حصہ لینے والوں کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین بحق سید المرسلین ﷺ۔

خاکِ درِ حبیب ﷺ

راشد عزیز وارثی

مکتبہء وارثیہ سگھوئی، جہلم (پاکستان)

E-Mail: rawarsi707@yahoo.com

Mobile: 0346-5849707---0333-5842707

وما علینا الا البلاغ المبین

تمت